

سید محمد ذوالکفل بخاری

غزل

اب تو یوں ہے کہ مجھے صلح کا یارا بھی نہیں
جس قدر تجھ سے تعلق ہے حریفانہ ہے
جو ہوا، ٹھیک ہوا، ایسا تو ہونا ہی تھا
میں کہ ہر گام گرا، ڈھیر ہوا پر نہ ہوا
تو نے برباد کیا مجھ کو مری مرضی سے
زندہ رہنے نہ دیا تو نے تو مارا بھی نہیں

ہاں فقط میں نے ہی سوچ کے چاہا تھا تجھے
فائدہ اس میں نہ ہوگا تو خساراً بھی نہیں



شاہد کاشمیری

شورائیت کے قائل، ہیں جمہوریت منظور نہیں

چرچل، لکن، افلاطون کی جمہوریت منظور نہیں
اپنے زعم میں قائد اعظم بنتے رہو، نہیں پروا
اپنی سیاست سے کرتے ہو خود اسلام کی بدنامی
پوچھیں لوگ جو آپ سے حضرت، ظہیر کے در پر سجدہ کیوں؟
جاگ اٹھے ہیں گھٹن والے نعرہ، ختم نبوت سے
احرار کبھی دب سکتے نہیں طاغوت کی شورش و بہت سے
اپنے عمل سے آپ کریں گے روش دہر کے چہرے کو
جمہوریت کے دعویٰ داروں سے تم "شاہد" صاف کہو

اسلام میں ایسی جمہوریت کا کچھ بھی تو مذکور نہیں
مانا کہ تم مفتی، قاضی، لیڈر ہو! پر حور نہیں
ٹو کے تم کو کوئی اگر تو کہتے ہو، دستور نہیں
کہتے ہیں یہ فرض ہے اپنا، ظہیر سے ہم مجبور نہیں
پھول کھلیں پھر مالی کی تقدیر کے وہ دن دور نہیں
قوت میں فولاد ہیں، کوئی کانچ نہیں بتور نہیں
تھوڑے ہیں تعداد میں گو کمزور نہیں معذور نہیں
منظور نہیں منظور نہیں یہ جمہوریت منظور نہیں

چرچل، لکن، افلاطون کی جمہوریت منظور نہیں
دین میں ایسی جمہوریت کا کچھ بھی تو مذکور نہیں